فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۱۵)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے زہر دلوایا تھا؟

جواب: نواسہ رسول، گوشہ بتول، نوجوانانِ جنت کے سردار اور گلستانِ رسالت کے پھول، سیدنا وامامنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو زہر دیا گیا تھا۔

❀ عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''میں ایک شخص کے ساتھ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی عیادت کو آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس آدمی سے فرمانے لگے: سوال کیجیے، یوں نہ ہو کہ پھر موقع نہ ملے، اس نے کہا: میں آپ سے کوئی سوال نہیں کرنا چاہتا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت دے، آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بیت الخلا چلے گئے۔ بیت الخلا سے نکل کر ہمارے پاس آئے، فرمایا: میں نے آپ کے پاس آنے سے پہلے اپنے جگر کا ایک ٹکڑا (پاخانے کے ذریعہ) پھینک دیا ہے۔ میں اسے اس لکڑی کے ساتھ اُلٹ پلٹ کر رہا تھا۔ مجھے کئی بار زہر پلایا گیا، لیکن اس دفعہ سے سخت کبھی نہیں پلایا گیا، راوی کہتے ہیں کہ ہم ان کے پاس اگلے دن آئے تو آپ رضی اللہ عنہ حالت نزع میں تھے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے، سرہانے بیٹھ گئے اور کہا: بھائی جان! آپ کو زہر کس نے دیا؟ فرمایا: اس کے قتل کا ارادہ ہے؟ جی ہاں! فرمایا: اگر وہ شخص وہی ہے، جو میں سمجھتا ہوں، تو اللہ تعالیٰ سخت انتقام لینے

والے ہیں اور اگر وہ بری ہے، تو میں ایک بری آدمی کو قتل نہیں کرنا چاہتا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 93/15، 94، كتاب المحتضرين لابن أبي الدنيا : 132، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 174/3، الاستيعاب لابن عبد البر : 115/3، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 282/13، وسندهٗ حسنٌ)

البتہ یہ اتہام کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے زہر دیا، بے حقیقت اور بے ثبوت ہے۔ اس شبہ پر قائم کردہ دلائل کا علمی و تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے:

❀ ''سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: بھائی! مجھے تین بار زہر پلایا گیا ہے، لیکن اس مرتبہ کی طرح کبھی نہیں پلایا گیا، میرا جگر نکلتا جا رہا ہے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: بھائی جان! آپ کو کس نے زہر پلایا؟ فرمایا: اس سوال کا کیا مطلب؟ کیا آپ ان سے لڑائی کا ارادہ رکھتے ہیں؟ میں انہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں، جب سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آپ کی موت کا پیغام پہنچا، تو آپ کہنے لگے: افسوس کہ حسن نے رومہ کنوئیں کے پانی کے ساتھ شہد کا ایک جام پیا اور فوت ہو گئے۔''

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب :115/1)

سند سخت ضعیف ہے:

① محمد بن سلیم ابو ہلال راسبی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

② قتادہ بن دعامہ ''مدلس'' ہیں، لہٰذا روایت ضعیف ہے۔ اصول یہ ہے کہ جب ثقہ مدلس بخاری و مسلم کے علاوہ بصیغہ عن یا قال سے روایت بیان کرے، تو ضعیف ہوتی ہے۔

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَتَادَةُ إِذَا لَمْ يَقُلْ : سَمِعْتُ وَخُولِفَ فِي نَقْلِهِ، وَلَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ .

''قتادہ سماع کی تصریح نہ کریں اور روایت میں ثقات کی مخالفت کریں، تو ان سے حجت نہیں لی جاسکتی۔''

(التّمهيد لما في المؤطأ من المعاني والأسانيد : 307/3)

③ قتادہ بن دعامہ کا حسنین کریمین سے سماع ثابت نہیں، لہٰذا یہ قول منقطع ہے اور منقطع روایت ضعیف ہوتی ہے۔

❁ ''ہیثم بن عدی نے کہا ہے کہ سیدنا معاویہ (رضی اللہ عنہ) نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی بیوی، سہیل بن عمرو کی بیٹی کو ایک لاکھ دینار کے عوض سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو زہر پلانے پر اُکسایا۔ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے زہر اس کے پاس بھیجا، تو اس نے پلا دیا۔''

(أنساب الأشراف للبلاذري : 59/3)

روایت موضوع (جھوٹ کا پلندا) ہے۔

① ہیثم بن عدی بالاتفاق کذاب اور متروک الحدیث ہے۔

② حافظ احمد بن یحییٰ بلاذری کی معتبر توثیق نہیں مل سکی۔

③ انساب الاشراف بے سند کتاب ہے۔

❁ مورخ اسلام، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

الْمَنْسُوبِ إِلَيْهِ . ''یہ کتاب آپ کی طرف منسوب ہے۔''

(البداية والنّهاية : 646/14)

❁ ''عبداللہ بن حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے بہت

زیادہ شادیاں کیں۔ بیویاں آپ کے پاس بہت کم شرف باریابی حاصل کر پاتی تھیں، تقریباً سبھی بیویاں آپ سے محبت کرتیں، آپ پر حریص تھیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان کو زہر پلایا گیا، جس سے وہ جانبر ہو گئے۔ پھر زہر پلایا گیا، پھر صحت یاب ہو گئے۔ آخری دفعہ فوت ہو گئے، وفات کا وقت قریب آیا، تو طبیب نے کہا: ان کی انتڑیاں زہر نے کاٹ دی ہیں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: ابومحمد! آپ کو زہر کس نے پلایا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیوں بھائی؟ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں نے قدرت پائی، تو آپ کو دفن کرنے سے پہلے اسے قتل کر دوں گا الا یہ کہ وہ ایسی جگہ چلا جائے، جہاں میرا پہنچنا مشکل ہو۔ اس پر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھائی! یہ جہان فانی ہے۔ اسے چھوڑیں، میں اسے اللہ کے ہاں مل لوں گا۔ یہ کہہ کر انہوں نے اس کا نام بتانے سے انکار کر دیا۔ میں نے بعض لوگوں سے سنا ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے کسی خادم کو زہر پلانے پر ورغلایا تھا۔''

(تاریخ ابن عساکر : 282/13-283، البدایۃ والنّہایۃ لابن کثیر : 43/8)

سخت ضعیف ہے۔

① محمد بن عمر واقدی کذاب ہے۔

② عبداللہ بن حسن ابومحمد مدنی کا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

③ عبداللہ بن جعفر زہری کا عبداللہ بن حسن سے سماع کا مسئلہ ہے۔

❀ ابوبکر بن حفص رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے

عہد کے دس سال گزرنے کے بعد فوت ہوئے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو زہر پلایا تھا۔''

(مقال الطّالبين لأبي الفرج علي بن الحسين الأصبهاني، ص : 20)

گھڑنتل ہے۔

① صاحب کتاب اموی شیعہ ہے۔اس کے شاگرد محمد بن ابی الفوارس کہتے ہیں:

كَانَ قَبْلَ أَنْ يَّمُوتَ اخْتَلَطَ .

''موت سے پہلے یہ بدحواس ہوگیا تھا۔''(تاريخ بغداد للخطيب : 398/11)

❀ ابومحمد حسن بن حسین نوبختی رافضی نے اسے ''اکذب الناس'' کہا ہے۔

(تاريخ بغداد للخطيب : 398/11، سندهٗ حسنٌ)

اس کی توثیق ثابت نہیں۔رہا احمد بن علی ابوحسن بتی کا اسے ثقہ قرار دینا، تو اس کی اپنی توثیق نہیں ملتی، کسی کی کیا کرے گا؟

② احمد بن عبیداللہ بن عمار کے متعلق حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَتَشَيَّعُ .

''یہ شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔''(تاريخ بغداد : 252/4)

③ عیسیٰ بن مہران کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَافِضِيٌّ، كَذَّابٌ .

''یہ رافضی اور بہت بڑا جھوٹا تھا۔''(ميزان الاعتدال : 324/3)

❀ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ''کذاب'' تھا۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 290/6)

تنبیہ: لسان المیزان (۴/۴۰۷) میں اس کے حالات لکھتے ہوئے کسی ناسخ نے غلطی سے وَلَحِقَهُ ابْنُ جَرِيرٍ (ابن جریر اسے ملے تھے) کی بجائے وَثَّقَهُ ابْنُ جَرِيرٍ (ابن جریر نے اسے ثقہ کہا ہے) لکھ دیا ہے۔

❁ عمیر بن اسحاق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فِي الدَّارِ، فَدَخَلَ الْحَسَنُ الْمَخْرَجَ، ثُمَّ خَرَجَ، فَقَالَ: لَقَدْ سُقِيْتُ السُّمُّ ـــ .

''میں سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کے ساتھ گھر میں تھا، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ بیت الخلا گئے، پھر باہر آئے اور فرمایا: مجھے زہر پلایا گیا ہے......۔''

(مقال الطّالبين لأبي الفرج الأصبهاني الشيعي الأموي، ص: 20)

اس من گھڑت روایت کا معنی ومفہوم وہی ہے اور اس میں علتیں بھی بعینہ وہی ہیں، جو اس سے پہلے والی روایت میں ہیں۔

❁ ابن جعدبہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

''جعدہ بنت اشعث بن قیس سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھی۔ یزید نے اسے بہلایا کہ آپ حسن کو زہر دیں، میں آپ سے نکاح کر لوں گا۔ اس نے ایسا کر دیا۔ جب سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فوت ہو گئے، تو جعدہ نے یزید سے اپنے وعدہ کو وفا کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے آپ کو حسن کے لیے پسند نہیں کیا تھا، اپنے لیے کیسے کر لیں؟''

(تاريخ ابن عساكر: 284/13، المنتظم لابن الجوزي: 226/5)

جھوٹا قصہ ہے۔

① اسے گھڑنے والا یزید بن عیاض بن جعدہ لیثی ہے۔ امام یحییٰ بن معین، امام علی ابن مدینی، امام بخاری، امام مسلم، امام نسائی، امام ابن عدی، امام ابوزرعہ رازی، امام ابوحاتم رازی، امام ساجی، امام جوزجانی، امام عمرو بن علی فلاس وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم نے اسے ضعیف، منکر الحدیث اور متروک الحدیث کے الفاظ کے ساتھ مجروح کیا ہے۔ اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں ہے۔

② یزید بن عیاض کا جعدہ بنت اشعث سے سماع ثابت کیا جائے!

③ محمد بن خلف بن مرزبان آجری کے بارے میں متقدمین ائمہ محدثین میں سے کسی نے توثیق نہیں کی، بلکہ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ أَخْبَارِيٌّ، لَيِّنٌ .

''یہ تاریخ دان اور کمزور راوی تھا۔'' (سوالات السّهمي : 104)

لہٰذا ذہبی رحمہ اللہ (سیر اعلام النبلاء: ۲۶۴/۱۴) کا اسے ''صدوق'' کہنا درست نہ ہوا۔

❀ ''ام موسیٰ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں کہ جعدہ بنت اشعث بن قیس نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو زہر پلایا۔ اس سے آپ سخت بیمار ہو گئے۔ آپ کے نیچے ایک برتن رکھا جاتا اور دوسرا اٹھایا جاتا۔ تقریباً چالیس دن تک یہ معاملہ رہا۔''

(الطّبقات لابن سعد : 338/1، ت السّلمي، البداية والنّهاية لابن كثير : 43/8، تاريخ ابن عساكر : 284/13)

سند ضعیف ہے، مغیرہ بن مقسم ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

❀ مؤرخ اسلام، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

عِنْدِي أَنَّ هٰذَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ، وَعَدَمُ صِحَّتِهِ عَنْ أَبِيهِ مُعَاوِيَةَ

بِطَرِيقِ الْأَوْلٰى وَالْأَحْرٰى .

''جب یہ واقعہ یزید کے بارے میں ثابت نہیں، تو یزید کے والد سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تو بہ طریق اولیٰ ثابت نہیں ہو سکتا۔''

(البداية والنّهاية : 43/8)

❁ ابوبکر عبداللہ بن حفص بن عمر بن سعد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ سَعْدًا وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَاتَا فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَيَرَوْنَ أَنَّهٗ سَمَّهٗ .

''سیدنا سعد اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہم سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں فوت ہوئے، لوگوں کا خیال تھا کہ حسن رضی اللہ عنہ کو زہر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دیا ہے۔''

(المعجم الكبير للطّبراني : 2694)

① اس کی سند منقطع ہے۔ ابو بکر عبد اللہ بن حفص کا سیدنا سعد اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں۔

❁ امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ نے ابوبکر بن حفص کی سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کو ''مرسل'' کہا ہے۔

(المَراسيل لابن أبي حاتم، ص 92)

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَفْصٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سَعْدٍ .

''ابوبکر بن حفص نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔''

(مَجمع الزّوائد : 244/6)

② بشرطِ صحتِ روایت، جن لوگوں نے یہ خیال کیا، وہ یقیناً روافض ہوں گے۔

وہ روایات، جن میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ یا یزید کا سیدنا حسن ابن علی رضی اللہ عنہما کو زہر پلانے کا ذکر ہے، ان کا جھوٹا ہونا واضح ہو گیا ہے۔ ان سندوں کے علاوہ اگر کسی کے پاس کوئی سند ہے، تو پیش کرے، تا کہ اس کا تجزیہ ہو سکے۔

سند دین ہے۔ بے سند اور ضعیف روایات پیش کرنا اور ان پر اپنے عقیدہ وعمل کی بنا ڈالنا اہلِ حق کا وطیرہ نہیں۔ نیز ضعیف اور بے سروپا روایات صحابہ کرام کے خلاف پیش کرنا درست نہیں، کیونکہ یہ بدگمانی ہے اور بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

یہ جھوٹی روایات شیعہ عقائد کے منافی بھی ہیں، کیونکہ ان کی معتبر کتب میں ہے:

إِنَّ الْأَئِمَّةَ يَعْلَمُوْنَ مَتٰى يَمُوْتُوْنَ، وَإِنَّهُمْ لَا يَمُوْتُوْنَ إِلَّا بِاخْتِيَارِهِمْ .

''ائمہ جانتے ہوتے ہیں کہ وہ کب فوت ہوں گے اور وہ اپنے اختیار اور مرضی ہی سے فوت ہوتے ہیں۔''

(أصول الكافي الكُلَيني :258/1، الفصول المهمّة للحر العاملي، ص : 155)

❀ ملا باقر مجلسی لکھتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ إِمَامٌ إِلَّا مَاتَ مَقْتُوْلًا أَوْ مَسْمُوْمًا .

''ہر امام کو قتل کیا گیا یا زہر دیا گیا۔'' (بحار الأنوار : 364/43)

جب عقیدہ ائمہ کے عالم الغیب ہونے کا ہے، تو سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو علم کیوں نہ ہو سکا کہ اس کھانے یا پینے میں زہر ہے؟

❀ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ (۵۴۳) لکھتے ہیں:

''ہمارا جواب ہے کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دینا دو وجہ سے محال ہے:

① سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے کوئی خطرہ نہیں تھا، کیوں کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ پہلے ہی انہیں امارت سونپ چکے تھے۔

② یہ غیبی معاملہ ہے، آپ بغیر دلیل کے اسے کسی پر کیسے ٹھونس سکتے ہیں؟ ایسے دگرگوں حالات میں کہ ہم ہر ناقل پر اعتبار بھی نہیں کر سکتے، کیوں کہ لوگوں میں کئی خواہشات کے پجاری ہیں۔ فتنہ وفساد اور عصبیت کے عالم میں ہر کوئی اپنے مخالف کے ذمہ ناجائز باتیں لگاتا رہتا ہے، لہٰذا ان میں سے صرف صحیح بات قبول ہوگی اور پختہ اور عادل راوی پر بھروسہ کیا جائے گا۔''

(العواصم من القواصم، ص: 214)

۞ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''یہ کہنا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا تھا، اس بارے میں کوئی واضح شرعی دلیل یا اقرار معتبر یا قابل اعتماد روایت موجود نہیں ہے، اس بارے میں علم ممکن نہیں ہے، لہٰذا یہ قول بلاعلم ہے۔''

(منهاج السنّة النبويّة: 469/4)

۞ نیز فرماتے ہیں:

بِالْجُمْلَةِ فَمِثْلُ هٰذَا لَا يُحْكَمُ بِهٖ فِي الشَّرْعِ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ، فَلَا يَتَرَتَّبُ عَلَيْهِ أَمْرٌ ظَاهِرٌ لَّا مَدْحٌ وَلَا ذَمٌّ.

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ باتفاق مسلمین شریعت میں اس طرح کے (ظنی

وبلا دلیل) معاملے کا حتمی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا، مدح یا ذم کا کوئی ظاہری حکم بھی لاگو نہیں ہوگا۔''(منہاج السنّة : 4/471,470)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

قُلْتُ : هٰذَا شَيْءٌ لَّا يَصِحُّ فَمَنِ الَّذِي اطَّلَعَ عَلَيْهِ؟

''میں کہتا ہوں: اس بارے میں کچھ بھی ثابت نہیں ہے، پس کس کے پاس اس کا ثبوت ہے؟''(تاریخ الإسلام : 4/469)

❁ مؤرخ ابن خلدون رحمہ اللہ (۸۰۸ھ) لکھتے ہیں:

مَا يُنْقَلُ مِنْ أَنَّ مُعَاوِيَةَ دَسَّ إِلَيْهِمُ السُّمَّ مَعَ زَوْجِهٖ جَعْدَةَ بِنْتِ الْأَشْعَثِ فَهُوَ مِنْ أَحَادِيثِ الشِّيعَةِ وَحَاشَا لِمُعَاوِيَةَ مِنْ ذٰلِكَ .

''سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی بیوی جعدہ بنت اشعث کا زہر کی سازش میں شامل ہونا، یہ تو شیعہ کے قصے کہانیاں ہیں، اللہ معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایسی تہمت سے پاک رکھے۔''(تاریخ ابن خلدون : 2/527)

الحاصل:

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو زہر دینا ثابت نہیں، یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ پر بہت بڑا جھوٹ اور اتہام ہے، کیونکہ اس سلسلہ میں مروی تمام کی تمام روایات من گھڑت اور خودساختہ ہیں۔

سوال: کیا رمضان میں کافروں کو عذاب ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: رمضان میں بھی کافروں کو عذاب ہوتا ہے، رمضان میں کافروں سے عذاب موقوف ہونے پر کوئی دلیل معلوم نہیں۔

سوال: کیا نبی کریم ﷺ پر جادو ہوا یا نہیں؟

جواب: جادو برحق ہے، نبی اکرم ﷺ پر جادو ہوا تھا۔ جادو ایک مرض ہے، دیگر امراض کی طرح یہ بھی انبیا کو لاحق ہوسکتا تھا، قرآن و حدیث میں کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام پر جادو نہیں ہوسکتا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

''بنوزریق کے لبید بن الاعصم نامی ایک آدمی نے اللہ کے رسول ﷺ پر جادو کر دیا، آپ کو خیال ہوتا تھا کہ آپ کسی کام کو کر رہے ہیں، حالانکہ کیا نہ ہوتا تھا، حتی کہ ایک دن یا ایک رات جبکہ آپ ﷺ میرے پاس تھے، آپ نے بار بار دعا کی، پھر فرمایا: اے عائشہ! کیا آپ کو معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے، جو میں اس سے پوچھ رہا تھا؟ میرے پاس دو آدمی آئے، ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا، ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا: اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے، اس نے کہا: کس نے کیا ہے؟ کہا: لبید بن اعصم نے، اس نے کہا: کس چیز میں؟ کہا: کنگھی، بالوں اور نر کھجور کے شگوفے میں۔ اس نے کہا: وہ کہاں ہے؟ کہا: بئرِ ذروان میں۔ آپ ﷺ کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ وہاں گئے، پھر واپس آئے اور فرمایا: اے عائشہ! اس کنویں کا پانی گویا کہ مہندی ملا ہوا تھا اور اس کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر تھے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے کہا: کیا آپ نے اسے نکالا ہے؟ فرمایا: نہیں، مجھے تو اللہ نے عافیت دے دی ہے، میں اس بات سے ڈر گیا کہ اس کا

شر لوگوں میں اٹھاؤں۔‘‘

(صحيح البخاري : 5766، صحيح مسلم : 2189)

یہ متفق علیہ حدیث دلیل قاطع اور برہانِ عظیم ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو ہوا تھا۔ یہ حدیث بالاتفاق ’’صحیح‘‘ ہے، ہاں وہ معتزلہ فرقہ اس کا انکاری ہے، جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے، وہ نہ صرف اس حدیث کا منکر ہے، بلکہ اور بھی کئی احادیثِ صحیحہ کا منکر ہے۔

❁ امام نعیم بن حماد خزاعی رحمہ اللہ (۲۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُعْتَزِلَةُ تَرُدُّونَ أَلْفَيْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ نَحْوَ أَلْفَيْ حَدِيثٍ .

’’معتزلہ احادیثِ نبویہ میں سے دو ہزار یا اس کے لگ بھگ احادیث کا انکار کرتے ہیں۔‘‘

(سنن أبي داوٗد، تحت الحديث : 4772، آخر كتاب السّنّة، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

’’اہل سنت اور امت کے جمہور اہل علم کا کہنا ہے کہ جادو برحق ہے، دیگر ثابت شدہ باتوں کی طرح اس کی بھی حقیقت ہے۔ اس کے برعکس بعض لوگوں نے جادو کا انکار کیا، اس کی حقیقت کی نفی کی۔ اس اتفاقی عقیدے میں باطل اور بے حقیقت خیالات داخل کیے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جادو کا ذکر قرآن میں کیا ہے، فرمایا ہے کہ اسے سیکھا جا سکتا ہے، اس کے سیکھنے والے کی تکفیر کی طرف اشارہ کیا اور اس سے میاں بیوی کے مابین جدائی کروائی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ ایک بے حقیقت چیز سے نہیں ہو سکتا۔ کوئی شخص ایسا علم کیوں کر سیکھے گا،

جس کی کوئی حقیقت ہی نہ ہو۔اس حدیث میں بھی جادہ کا اثبات ہے، جادو کچھ اشیا کو دفن کر کے کیا گیا، جنہیں بعد میں نکالا گیا۔ یہ ساری باتیں جادو کے منکرین پر رد ہیں......بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو یہ خیال گزرتا تھا کہ میں نے اپنی بیویوں سے مباشرت کی ہے، حالانکہ ایسا ہوا نہ ہوتا تھا، یہ بات تو اکثر انسانوں کوخواب میں بھی لاحق ہوتی رہتی ہے، اس بے حقیقت کیفیت کا آپ ﷺ کو بیداری میں پیش آجانا کوئی بعید نہیں۔ ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ ممکن ہے کہ آپ ﷺ کو کسی کام کا خیال آتا تھا کہ آپ نے وہ کیا ہے، جبکہ کیا نہ ہوتا، لیکن آپ ﷺ اپنے اس خیال کے صحیح ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے، لہٰذا (جادو کے دوران بھی) آپ ﷺ کے تمام اعتقادات درست رہے، یوں ملحدین کے لیے اعتراض کا کوئی راستہ نہ بچا۔''

(إكمال المُعلِم بفوائد مسلم : 7/86-87)

سوال: کیا مشرک کی بخشش ہے یا نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی ذات یا اس کی صفات میں سے کسی صفت میں غیر اللہ کو ذرا برابر شریک ٹھہرانا شرک ہے۔ جو بندہ شرک کرتا تھا اور بغیر توبہ کیے مرگیا، اس کی بخشش نہیں ہے، وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہے گا، اس کا اعلان اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی کردیا ہے، البتہ جو مرنے سے پہلے پہلے شرک سے تائب ہوگیا، تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمالے گا، بلاشبہ وہ توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم والا ہے۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْمًا عَظِيمًا﴾(النّساء : ٤٨)

''بلا شبہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرے گا، اس کے علاوہ جس گناہ کو چاہے گا، معاف کر دے گا، جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، اس نے (اللہ پر) بہت بڑا بہتان باندھا۔''

❁ نیز فرمایا:

﴿إِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ﴾

(المائدة : ٧٢)

''یقیناً جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتا ہے، (بغیر توبہ کے مر جائے، تو) اس پر جنت حرام ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔''

❁ علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ مشرک جب اپنے شرک پر مر جائے، تو وہ ان لوگوں میں سے نہیں ہوگا، جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جیسے چاہے معاف کر دے گا، البتہ گناہگار مسلمان جو مشرک نہیں ہونگے، وہ اس کی مشیت کے تحت ہوں گے، جسے چاہے گا، معاف کر دے گا اور جسے چاہے گا، عذاب دے گا۔''

(فتح القدير : ٥٤٩/١)

دراصل شرک تمام نیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے، مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾(الأنعام : ٨٨)

''اگر (بالفرض مذکورہ اٹھارہ) انبیا بھی شرک کرتے، تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے۔''

شرک کے ہوتے ہوئے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور سابقہ اعمال بھی ضائع ہو جاتے ہیں، تو نجات کیسے ممکن ہے؟

سوال: جادو کا کیا حکم ہے؟

جواب: جادو کی بعض اقسام کفر ہیں، ان سے آدمی کافر و مشرک ہو جاتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے جادو کو شرک کے ساتھ ملا کر ذکر کیا ہے، چنانچہ سات ہلاک کر دینے والے گناہوں کے تذکرہ میں شرک کے بعد جادو کو بیان کیا۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''سات ہلاک کرنے والے گناہوں سے بچیں، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ گناہ کون سے ہیں؟ فرمایا: ۱۔ اللہ کے ساتھ شرک، ۲۔ جادو، ۳۔ اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ جان کو ناحق قتل کرنا، ۴۔ سود کھانا، ۵۔ یتیم کا مال کھانا، ۶۔ لڑائی میں پیٹھ دکھا کر بھاگ جانا، ۷۔ پاکدامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔''

(صحیح البخاري: 2766، صحیح مسلم: 2874)

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

مَنْ أَتٰى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ .

''جو شخص عراف، جادوگر یا کاہن کے پاس آیا، پھر اس کی بات کی تصدیق کی، اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ شریعت کا انکار کر دیا۔''

(مسند الطّیالسي :381، المعجم الأوسط للطّبراني : 1453، وسندهٗ صحیحٌ)

ایسی بات صحابی اپنے اجتہاد سے نہیں کہہ سکتا، لہٰذا یہ مرفوع حکمی ہے۔

جادوگر کی بات کی تصدیق کرنے والا کافر ہوجاتا ہے، تو خود جادوگر بالاولیٰ کافر ہوگا۔

❁ امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جادو ایک جامع لفظ ہے، جو مختلف معانی کو شامل ہے، جادوگر سے کہا جائے گا کہ وہ جس چیز کے ساتھ جادو کرتا ہے، اسے بیان کرے، اگر اس میں صریح کفریہ کلام ہو، تو اسے توبہ کروائی جائے، اگر توبہ کر لے، تو ٹھیک، ورنہ اسے قتل کر دیا جائے اور اس کا مال مالِ فے کے طور پر قبضہ میں لے لیا جائے، لیکن اگر وہ ایسا کلام ہو، جو کفریہ نہ ہو اور غیر معروف ہو، اس سے کسی کو نقصان نہ دیا ہو، تو اسے اس کام سے منع کر دیا جائے، اگر دوبارہ ایسا کرے، تو تعزیری سزا دی جائے اور اگر وہ کوئی ایسا عمل کرنے کا ارادہ کرتا ہے، جس سے جادو زدہ شخص قتل ہو جائے، تو اسے تعزیزی سزا دی جائے اور اگر وہ جان بوجھ کر ایسا عمل کرے، جس سے جادو زدہ شخص قتل ہو جائے اور جادوگر خود کہے کہ میں نے اسے قتل کا ارادہ کیا تھا، تو اسے قصاصاً قتل کر دیا جائے گا، ہاں اگر مقتول کے اولیا دیت لینا چاہیں، تو دیت لے لیں۔''

(الأمّ : ١/٣٩١ـ٣٩٢)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ جادو کا حکم واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''کبھی جادو کفر ہوتا ہے اور کبھی کفر نہیں، بلکہ کبیرہ گناہ ہوتا ہے، اگر تو اس میں کوئی قول یا فعل ایسا ہو جو کفر کو مستلزم ہے، تو اس صورت میں یہ جادو کفر ہوگا،

ورنہ نہیں، رہا اس کا سیکھنا اور سکھانا، تو یہ حرام ہے، اگر یہ کفر کو متضمن ہو، تو کفر ہے، ورنہ نہیں، جب اس میں کوئی کفریہ کلام نہ ہو، تو اس کے مرتکب کو تعزیری سزا دے کر توبہ کروائی جائے گی۔''

(شرح مسلم : ١٤/١٧٦)

۞ علامہ شنقیطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس مسئلہ میں تحقیقی بات یہ ہے کہ اس کی تفصیل کی جائے گی، اگر جادو ایسا کلام ہے، جس میں غیر اللہ کی تعظیم ہو، مثلاً ستاروں اور جنوں وغیرہ کی، جو کفر تک لے جاتا ہے، تو یہ لامحالہ کفر ہے، ہاروت اور ماروت کا جادو (جو اس قوم کے لیے آزمائش تھا) اسی طرح کا تھا، جیسا کہ سورت بقرہ میں مذکور ہے، یہ بلا شبہ کفر تھا، فرمان الٰہی ہے: ﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ﴾(البقرة : ١٠٢)''سلیمان نے کفر نہیں کیا تھا، بلکہ ان شیطانوں نے کفر کیا تھا، وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔'' اور اگر جادو کفر کا متقاضی نہ ہو، جیسے بعض چیزوں مثلا تیل وغیرہ کی خاصیات سے مدد چاہنا، تو یہ سخت حرام ہے، لیکن یہ اپنے مرتکب کو کافر نہیں بناتا۔''

(أضواء البَيان : ٤/٤٥٦)

۞ شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جادو دو طرح سے شرک ہے، ایک تو شیطانوں سے مدد لینے کے لیے ان کے مطالبات مانے جاتے ہیں اور دوسرے اس میں علم غیب کا دعویٰ کیا جاتا ہے، یہ شرک و کفر کی ایک منزل ہے۔''

(القول السّديد، ص ٧٤_٧٥)

❁ شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''فرمان باری تعالیٰ: ﴿يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ﴾(النّساء : ٥١)

''وہ (بعض اہل کتاب) جبت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں۔''میں ''جبت''

سے مراد کاہن اور ''طاغوت'' سے مراد جادوگر ہے۔''

(تفسير ابن أبي حاتم : ٩٧٥/٣، وسندهٗ حسنٌ)

❁ محمد بن سیرین رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں۔

(تفسير الطّبري : ٩٧٨٦، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ابوالعالیہ اور سعید بن جبیر رحمہما اللہ کے نزدیک ''جبت'' سے مراد جادوگر اور ''طاغوت'' سے مراد کاہن ہے۔

(تفسير الطّبري : ٩٧٧٩، ٩٧٨٠، ٩٧٧٨، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ابو مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''طاغوت'' سے مراد کاہن ہیں۔

(تفسير ابن أبي حاتم : ٩٧٦/٣، وسندهٗ حسنٌ)

(سوال): کیا جادو کی حقیقت ہے؟

(جواب): جادو کی حقیقت ہے، یہ ایک مرض ہے، جو اللہ کے حکم سے اثر انداز ہوتا ہے۔اہل سنت والجماعت کا یہی عقیدہ ہے۔معتزلہ اس کے قائل نہیں۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) نقل کرتے ہیں:

أَجْمَعُوا عَلَى أَنَّ السِّحْرَ لَهُ حَقِيقَةٌ إِلَّا أَبَا حَنِيفَةَ، فَإِنَّهُ قَالَ : لَا

حَقِيقَةَ لَهُ عِنْدَهُ .

''ائمہ ثلاثہ جادو کی حقیقت ہونے پر متفق ہیں، سوائے ابو امام حنیفہ رحمہ اللہ کے، وہ کہتے ہیں کہ جادو کی کوئی حقیقت نہیں۔''

(تفسير ابن كثير : ۲۱۲/۱)

❀ حافظ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''فرمان باری تعالیٰ : ﴿وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ﴾(الفلق : ٤)
''میں گرہوں میں پھونکنے والیوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔'' اور بسیر بن اعصم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرنے والی حدیث عائشہ جادو کی حقیقت و تاثیر پر دلیل ہے، البتہ اہل کلام اور معتزلہ وغیرہ کی ایک جماعت نے اس کا انکار کیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ جادو کی کوئی تاثیر نہیں، نہ مرض میں، نہ قتل میں اور نہ آسانی ومشکل میں، وہ کہتے ہیں کہ اس سے صرف دیکھنے والوں کی آنکھوں کو دھوکا دیا جاتا ہے، اس کے علاوہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

یہ بات صحابہ وسلف صالحین سے منقول متواتر آثار، فقہا، مفسرین، محدثین اہل دل صوفیا اور دیگر عقلا کے اجماع کے خلاف ہے، جادو مرض، ثقل، تنگی و کشادگی، محبت ونفرت اور بدمستی کی صورت میں اثر انداز ہوتا ہے، یہ ایسے زندہ حقائق ہیں، جنہیں عام لوگ بھی جانتے ہیں اور اکثر لوگ اس مصیبت میں گرفتار ہونے کی وجہ سے اسے مشاہداتی طور پر جانتے ہیں۔''

(بدائع الفوائد : ۲۲۷/۲)